بچوں کی تربیت

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر سید شاہین شعیب اختر
صدر شعبہ مطالعہ پاکستان، قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد

ABSTRACT

Prof. Dr. Syed Shaheen Shoaib Akhter

The human history is not that of peace, Allah almighty has created this universe for human beings and has declared them to be superior to all other living things. The religion of Islam is not restricted to prayers or the basic pillars. Islam is the massage of love, caretake of the child, role model of the ethics and brotherhood.

We know Islam is the complete submission and Obedience to Allah. Allah created the people of the universe. Children are gifted if the god so as parents our duties and responsibilities are need care ness to our child. Children teaching some methods but Islam and Holy Prophet Muhammad ﷺ are the best idea and preaching. Children our futures so I and other Muslims and generally parents it care. Prophet Muhammad ﷺ his message applies to all future generations.

Islam Organize our relations with Allah with our self with our children, with our relatires with our neighbors, with our guest. Islam clearly establishes our duties and rights in all those relationships.

اللہ رب العزت نے اس کائنات فانی میں انسان کو اشرف المخلوقات کے منصب پر فائز کیا ہے، اس کائنات میں انسان کے شرف وفضیلت کے لئے یہ کیا کم درجہ اور مرتبہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کائنات کی خدمت یعنی خلافت کے لئے انسانوں ہی کو منتخب کیا، اللہ رب العزت اپنی کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔(۱)

اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۃ العصر میں واضح طور پر اعلان کیا:

ترجمہ: زمانے کی قسم انسان خسارے میں ہے، مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔(۲)

اگر ہم قرآن مجید کا جو انسانیت کی رہنمائی اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے، اس کا مطالعہ اور اس کے معنی ومفہوم پر غور وفکر کریں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہدایت ورہنمائی والی اس کتاب میں اللہ رب العزت نے سینکڑوں مقامات پر براہ راست انسانوں سے خطاب کیا ہے، اورانہیں اپنی زندگی کے نصب العین کو کتاب وسنت کے مطابق ڈھالنے کا حکم دیا ہے۔ کتاب وسنت کے مطالعے سے رحمت الٰہی کا ایک عجیب وعظیم منظر دکھائی دیتا ہے، کہ انسان جس قدر غلط راہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اسی قدر اللہ رب العزت کی رحمت جوش میں آتی ہے اور انسانوں کی توبہ قبول کرکے انہیں اچھے، بہترین، نیک اور پاک باز فرد کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے مواقع عطا کرتی ہے۔(۳)

اللہ رب العزت نے لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے ہر عہد میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے لوگوں کو دنیا میں زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ بتایا، یعنی انسان اپنی دینی ودنیوی ضرورتیں کس طرح پوری کرے گا، اس راستہ کو سنت کا نام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: تم لوگوں کے لئے حضور اکرم ﷺ کی زندگی ایک قابل قدر نمونہ ہے۔(۴)

رسم نکاح:

اللہ رب العزت اپنے بندوں کو جانتے ہیں اور پھر اسی مناسبت سے ان کے لئے آپس میں جوڑے بنا دیتے ہیں، اس حوالے سے دین اسلام اور شریعت محمدیہ ﷺ کے واضح احکامات اور تعلیمات موجود ہیں، جب والدین اپنے بچوں کی رسم نکاح کا مرحلہ یا فرائض ادا کرنے کے لئے تیار ہوں تو سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھیں کہ نکاح کے احکامات کیا کیا ہیں اور اس سلسلے میں احکامات قرآن اور تعلیمات نبوی ﷺ کے کیا کیا ارشادات ہیں اور پیغمبر آخرالزماں، فخر کائنات، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نکاح کے حوالے سے کس قدر اور کس حد تک اہتمام کیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ کی زندگی اور ان کی تعلیمات سے درس لیں اور پھر اللہ کی رضا اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کریں، میں اور اس موقع پر دور حاضر میں جو غیر شرعی اور فضول رسمیں شامل ہوگئیں۔ یہی وہ بنیادی خرابی ہے جہاں سے آدمی اپنے رب کی رحمت سے دور اور شیطان کے قریب ہونا شروع ہوتا ہے، لہٰذا ایک مسلمان اور محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والا انسان اس بات کی ہر ممکن کوشش کرے کہ نکاح کے دوران کسی قسم کے غیر شرعی امور انجام نہ پائیں اور تعلیمات نبوی ﷺ سے مزین ہو کر اس رسم کو ادا کیا جائے۔ جب نکاح جیسی پیغمبرانہ سنت کو شریعت کے مطابق ادا کریں گے تو پھر ایسے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا، نصرت، مدد حاصل ہوگی اور بندہ اپنے اللہ اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت و رحمت سے خصوصی طور پر نوازا جائے گا۔ ایسے نیک اور صالح دینی کاموں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو جاتی ہے اور آدمی اپنے رب کے خصوصی چاہنے والے بندوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے، اور پھر ایسے پاکیزہ، صالح اور نیک اعمال کے ہونے کے بعد پھر اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو نیک صالح اور نیک صفت اولاد کی نعمت سے بہرہ مند کیا کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نیک اولاد کی خواہش رکھنے والے سنت کے مطابق نکاح کریں

تا کہ صالح اولاد وجود میں آئے۔

اولاد کی پیدائش اور تربیت:

بزرگوں کا کہنا ہے: ''بچے جنت کے پھول ہیں'' اور والدین کی اولین ذمہ داری اپنے اولاد کی بہترین تربیت اور اس کی علمی، اخلاقی اور روحانی کردار سازی ہے۔

نکاح کے بعد ہر جوڑے کو اور اس کے اہل خانہ کے ساتھ خاندان کے بزرگوں کو اس بات کی تمنا ہوتی ہے کہ جلد از جلد لڑکی یعنی زوجہ ''ماں'' کے منصب پر فائز ہو جائے، اس حوالے سے اکثر جوڑے کی امیدیں اور خواہش جلد ہی اللہ رب العزت پوری کر دیا کرتے ہیں، جبکہ چند فیصد ایسے جوڑے ہوتے ہیں جو اس نعمت کو جلد نہیں پاتے ہیں جس کی خاطر وہ ہر قسم کی جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں۔ دعائیں مانگا کرتے ہیں، خیرات، صدقات کیا کرتے ہیں اور پھر مزارات کے غیر ضروری چکر اور جعلی پیروں سے ادویات طلب کرنے کی جستجو میں سرگرداں نظر آتے ہیں، اولاد کی نعمت جو لوگ اللہ رب العزت سے وصول کرتے ہیں وہ اللہ کی اس عظیم نعمت کو اور امانت کو دوسروں کی جانب منسوب کر کے ظلم کرتے ہیں، اولاد کی تربیت کے حوالے سے ایک ماں ''ماں'' کے منصب پر تو فائز ہو جاتی ہے، مگر ماں بن کر بھی ''ممتا'' جیسی عظمت کے معراج پر پہنچنے سے قاصر رہتی ہے۔ آج کی ماؤں کے لئے یہ جملہ بڑا ذو معنی ہوگا کہ شاید وہ اس سے کچھ اصلاح لے سکیں کہ ''ماں بن جانا بہت آسان کام ہے'' لیکن ماں کی عظمت پر فائز ہونا اور ماں کی ممتا کو پہچاننا اس جہاں میں بہت مشکل کام ہے۔ لہٰذا جو بچہ دنیا میں آتا ہے وہ اللہ کی عطاء ہے، اسی کی جانب منسوب ہونا چاہئے، اسی سے مانگا جانا چاہئے۔

جب دو خاندان کی لڑکی اور لڑکا مل کر رسم نکاح کے ذریعے سے سادگی اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں اپنی ایک نئی زندگی کا آغاز ''میاں بیوی'' کی حیثیت سے کرتے ہیں تو پھر تعلیمات اسلام پر عمل کرنے والے میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ نیک صالح اور اچھی اولاد کی نعمت سے نوازا کرتے ہیں۔ میاں بیوی کو ازدواجی زندگی کے آغاز ہی سے اور روزمرہ کے معمولات زندگی میں خصوصاً زوجہ کو نیک صفت، پاکیزہ خیالات مومنانہ صفات، اور ازدواج مطہرات و

سیرت فاطمہؓ والی زندگی سے درس لے کر زندگی کے صبح و شام گزارنا چاہئے جو بیوی ان نیک صفات اور ازدواج مطہرات کے اسوہ حسنہ وتعلیمات سے مزین ہوکر زندگی گزاریں گی تو پھر اللہ رب العزت ان کے دامن میں نیک صالح وعظیم اولاد کا تحفہ بطور امانت دے گا۔ اس ضمن میں بیوی پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سر سے فاطمہ بنت محمد ﷺ کی چادر کو گرنے نہ دے، فاطمہؓ کی چادر اس کے سر پر ہمہ وقت بھی رہے۔

اولاد کی تربیت میں ماں کا مرکزی کردار ہے:

تاریخ انسانی کا مطالعہ آج کے والدین کے سامنے ایک سوال رکھتا ہے کہ وہ کون سی ایسی مؤمنانہ صفات تھیں جن کی بنیاد پر اللہ رب العزت نے ہر زمانے میں والدین کو نیک اور عظیم اور مثالی بنایا۔ ماں کے بطن میں نیک سیرت، بہادر جنرل، عظیم فاتح اور نامور و مشہور فرزند، علمی و مذہبی شخصیات کا بیج اولاد کی شکل میں پایا اور پھر ان کی بہتر تربیت اور کردار سازی کر کے ان کو دین اسلام کی تعلیمات اور علم کے میدان میں علماء کی صف میں شامل کرایا، یہ ان ماؤں کے بچے ایسے ہی ان کے دامن میں نہیں آئے بلکہ اللہ رب العزت نے ان کی پاکیزہ، مومنانہ صفات، نیک صفت خیالات، صالحانہ زندگی کے انعامات کے طور پر ان کے بطن سے بڑے بڑے علماء، انبیاء، صلحاء، صوفیاء اور بزرگان دین کو تخلیق فرمایا۔ جنہوں نے انسانیت کو تباہی اور بربادی سے بچانے کے لئے اپنی زندگی کو قربان کیا، اولاد کا پانا اور پھر اس کی بہتر آبیاری، اعلیٰ علمی اور تربیت سازی جیسے عوامل میں ماں کا کردار مرکزی اور اہم ہوتا ہے۔ ماضی کی مائیں اولاد جیسی عظیم نعمت و دولت جیسی عظیم نعمت و دولت کی بہتر طور پر آبیاری کیا کرتی تھیں۔ لیکن دور حاضر کی مائیں گزشتہ کئی صدیوں سے اپنی حیثیت اور اپنے مقام سے بہت دور جا چکی ہیں، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار فرماتے ہیں:

ماضی کے لوگ اور والدین اپنی اولاد کو علم کی دولت سے نوازا کرتے تھے، اور اس مقصد کے لئے خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو جب اساتذہ کے حوالے کیا کرتے تو ان اساتذہ کو سب سے پہلے جو مشورہ دیتے اور جس بات کی ان کو نصیحت کیا کرتے تھے وہ یہ ہوتی

تھی کہ ان بچوں کو سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم سے بہرہ مند کریں۔اس کو تلاوت سکھائیں، نماز کی ادائیگی کے طریقے اور معمولات زندگی میں نماز کی ابتدائی عمر سے تیاری کے اصول وغیرہ جیسے علمی معلومات سے آگہی عطا کی جاتی تھی۔ان کو قرآن کریم کو زبانی یاد دہانی کرانے کی مشق ہوتی تھی تاکہ وہ قرآن کریم کو آسانی سے سمجھ سکیں، ان کی روح، ان کے خیالات، ان کی سوچ کے مذہبی تصورات، روحانی صفات اور بلند کرداری جیسے اعلیٰ امتیازات ان کی زندگی میں ابتدائی عمر ہی سے پیوستہ ہو جائیں، اور ان کی زندگی میں ابتداء ہی سے خشوع وخضوع کے اوصاف پیدا ہو جائیں، اور ان کے ایمان ونقوش میں یقین راسخ ہو جائے،اس سلسلے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بہت اہتمام کیا ہے کہ بچے کو ابتدائی عمر ہی سے ایمان کے اصول اور بنیادی باتیں بتائی جائیں ارکان اسلام اور شریعت کے احکام سکھائے جائیں، اور رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ ﷺ کے صحابہ اور قائدین اسلام اور ملکوں کو فتح کرنے والوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی محبت اس کے دل میں پیدا کی جائے تاکہ بچہ کامل ایمان اور مضبوط وراسخ عقیدہ اور اپنے ابتدائی عظیم بہادر قائدوں کے ہراول دستے کی محبت سے سرشار ہو کر پروان چڑھے۔(۵)

علماء تربیت واخلاق کے ہاں یہ مسلمہ امور میں سے ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو فطرتی طور پر توحید اور ایمان باللہ پر پیدا ہوتا ہے اور اصل کے اعتبار سے اس میں طہارت و پاکیزگی اور برائیوں سے دوری ہوتی ہے اس کو اگر گھر میں اچھی اور عمدہ تربیت اور معاشرہ میں اچھے نیک ساتھی اور صحیح اسلامی تعلیمی ماحول میسر آجائے تو وہ بلاشبہ راسخ الایمان ہوتا ہے، اعلیٰ اخلاق اور بہترین تربیت میں بڑھتا پلتا ہے، لیکن بدقسمتی سے گزشتہ کئی دہائیوں سے والدین نے اولاد کی تربیت اور کردار سازی سے خود کو بری الذمہ بنالیا ہے۔اساتذہ کرام اپنے منصب سے انصاف نہیں کررہے ماحول دن بدن خراب سے خراب ہوتا جا رہا ہے، اسکول اور مدرسہ دونوں ہی اپنی افادیت کھو چکے ہیں، مدرسہ جہاں سے اہل ایمان، علم کی شمع کے پروانے، مجاہد اسلام اور نیک وعظیم مرد مومن مسلمان فارغ التحصیل ہوا کرتے تھے اس کی کیفیت دور حاضر میں جو ہوئی ہے اس

کا اظہار ہم اس شعر میں بیان کر سکتے ہیں۔

گلا تو تیرا گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ (۶)

جبکہ اسکولوں نے جو جدید تعلیم اور سائنسی علوم کا تحفہ دیا اس کے بارے میں اقبال جیسے مفکر نے برسوں پہلے کہہ دیا تھا۔

شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاک بازی کا (۷) اور آج برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی صورتحال اور پورے عالم اسلام کی کیفیت یہ داستان سنا رہی ہے کہ

تمہاری تہذیب خود اپنے ہاتھوں سے خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا نا پائیدار ہوگا

اللہ رب العزت اپنی کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ (۸)

اللہ رب العزت اپنی کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (جہنم) کی آگ سے بچاؤ۔ (۹)

بخاری شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ:

یاد رکھو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

تربیت اولاد، مفکرین کی تعلیمات کی روشنی میں:

اولاد ایک بڑی نعمت ہے، اس سلسلے میں سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے والدین کو رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے اس حوالے سے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

۱۔ حاکم حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۶۲۰ء ۔ ۶۸۷ء) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ 'لا الہ الا اللہ سکھاؤ'' (۱۰)

۲۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کے حوالے سے ایک اور مسلم مفکر ابن جریر اور ابن منذر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

''اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو اور اپنی اولاد کو اللہ کے احکامات پر عمل کرنے اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے بچنے کا حکم کرو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے اور ان کے آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔''

اس بیان کا فلسفہ ہدایت یہ ہے کہ جب بچے کی آنکھ کھلے وہ اللہ رب العزت کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور ان کی بجا آوری کا اپنے آپ کو عادی بنائے اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے بچے اور ان سے دور رہنے کی مشق کرے، اور بچہ عقل و شعور کے پیدا ہوتے ہی جب حلال و حرام کے احکامات کو سمجھنے لگے گا اور بچپن ہی سے شریعت اور تعلیمات اسلام و احکامات قرآن سے منسلک ہوگا تو وہ اسلام کے علاوہ کسی اور دین و مذہب کو شریعت کو نہیں سمجھے گا۔

۳۔ طبرانی رحمہ اللہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اپنے بچوں کو تین باتیں سکھلاؤ۔ نبی کریم ﷺ کی محبت اور اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کی محبت، تلاوت، اس لئے کہ قرآن کریم یاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں انبیاء اور منتخب لوگوں کے ساتھ اس روز ہوں گے جس روز اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

والدین اور اساتذہ کو چاہئے اولاد اور طالب علموں کو رسول اکرم ﷺ کے غزوات، اور صحابہ کرامؓ کی سیرت، عظیم مسلمان قائدین کے حالات زندگی، اور تاریخ کے عظیم الشان کارناموں کو بیان کریں اور ساتھ ہی ان عظیم اکابرین و مشاہیر کو پیدا کرنے والی قابل فخر، قابل

احترام، اور عظیم ماؤں کی عظمت اور ماں کی ممتا کی حقیقی صداقت پر بھی ان کے ذہنوں پر نقش گری کریں، تاکہ اولاد اور بچے بڑے ہوکر نیک صالح اور عظیم مسلمان کی صورت میں وطن کی اور دین کی خدمت کریں۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۶۰۴ء۔۶۷۴ء) اولاد اور بچوں کی تربیت کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

"ہم اپنے بچوں کو رسول کریم ﷺ کے غزوات کو اسی طرح یاد کراتے تھے جس طرح ان کو قرآن کریم کی سورتیں یاد کراتے تھے۔"

☆ امام غزالی (۱۰۵۸ء۔۱۱۱۲ء) کے نام سے کون سا اہل علم واقف نہیں ہے آپ اپنی کتاب احیاء العلوم میں تربیت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"بچے کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور نیک لوگوں کے اصلاحی واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دی جائے۔"

☆ علامہ ابن خلدون (۱۳۳۳ء۔۱۴۰۶ء) نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب "مقدمہ ابن خلدون" میں "بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے اور یاد کرانے کی اہمیت کی جانب اشارا کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ مختلف اسلامی ملکوں میں تمام تدریسی طریقوں اور نظاموں میں قرآن کریم کی تعلیم ہی اساس اور بنیاد ہے، اس لئے قرآن کریم دین کے شعائر میں سے ہے جس سے عقیدہ مضبوط اور ایمان راسخ ہوتا ہے۔"

☆ ابن سینا یا بو علی سینا (۹۸۰ء۔۱۰۳۷ء) کے نام سے کون واقف نہیں ہے آپ نے اپنی کتاب "کتاب السیاستہ" میں یہ نصیحت درج کی ہے

"جیسے ہی بچہ جسمانی اور عقلی طور پر تعلیم و تعلم کے لائق ہو جائے اس کی تعلیم کی ابتداء قرآن کریم سے کرنا چاہئے تاکہ اصل نعمت اس کی گھٹی میں پڑے ایمان اور اس کی صفات اس کے نفس میں راسخ ہو جائیں۔"

☆ امام ترمذی ایوب بن موسیٰ سے اور وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو عمدہ اور بہترین ادب سے زیادہ اچھا ہدیہ نہیں دیا''۔

☆ ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے بچوں کا اکرام کرو اور ان کو اچھی تربیت دو۔''

☆ والدین کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو رزق حلال کھلائیں۔

☆ پیار و محبت سے اس کی بہترین آبیاری کریں۔

☆ سات سال کی عمر سے نماز کا پابند بنانا شروع کریں۔

☆ نرم رویہ اور عفو و درگزر والا معاملہ رکھیں۔

☆ بالغ ہوتے ہی جلد از جلد رسم نکاح کی ادائیگی کر کے فرض سے سبکدوش ہوں۔

☆ گھریلو ماحول پاکیزہ بنایا جائے۔

☆ دسویں سال اس کا بستر الگ کر دیں۔

☆ اکابرین و مشاہیر کے واقعات سنائے جائیں۔

مثالی مائیں اور ان کی خدمات:

کائنات کا مکمل نظام عورت کے وجود سے پیوستہ ہے اسی عورت میں ماں ہے اگر وہ اپنی ممتا کی عظمت کو پہچان سکتی ہو، اسی عورت میں ایک وجود بہن کی محبتوں کا ہے بشرطیکہ بہن اپنے دل کی محبتوں پر یقین کامل رکھتی ہو۔ اسی عورت کے ایک رشتے میں وفاء ایثار، اور قربانی کی عظیم ہستی بیوی کی صورت میں ہے، اگر وفا، ایثار اور قربانی والی شریک حیات اپنی آنکھوں میں شرم و حیاء کے زیور کو پہچانتی ہو۔ اسی عورت کے ایک رشتے میں بیٹی کی رحمت کا خزانہ چھپا ہے، بشرطیکہ بیٹی اپنے وجود میں چھپی ہوئی عزت و محبت اور اپنی رحمت کو پہچانتی ہو۔ تاریخ اسلام کے ہر عہد میں مثالی اور عظیم ماؤں کے عظیم فرزندوں نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اپنے بچوں کی تربیت اور کردار سازی، ان کے اندر ایک مکمل انسان کی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ماں کو چاہئے کہ

ان اکابرین اسلام اور مشاہیر اسلام کے حیات و خدمات کا تذکرہ بچوں سے کہانی کے انداز میں کرکے بتائیں تاکہ ان مثالی و تاریخی اور عظیم شخصیتوں کے واقعات و خدمات بچوں کے ذہنوں پر نقش ہوتے جائیں تاکہ وہ بھی بڑے ہوکر ایک باوقار، اور باعزت نیک و صالح انسان بن کر انسانیت کی، وطن کی اور دین کی خدمت کرسکیں۔

اولاد کی تربیت اور ماں کے فرائض و ذمہ داریاں:

اسلام و پاکستان اولاد کی تخلیق کرکے ماں بننا آسان کام ہے، اللہ رب العزت اسی فیصد دختران حوا کو اولاد کی نعمتوں سے بہرہ مند کیا کرتے ہیں، لیکن ماں کی ممتا اور اس کی عظمت پر کیا کوئی ماں پہنچ سکتی ہے، یہ سوال آج کی ماؤں کے لئے ایک سوال کی صورت میں لمحہ فکریہ اور اصلاح کی طرف دعوت دے رہا ہے کہ آج کی مائیں چند لمحوں کے لئے غور کریں کہ ماضی کی جو عظیم اور تاریخ ساز مائیں تھیں، ان کا جو زمانہ تھا ان ماؤں کو تاریخ ساز فرزند کا تحفہ اللہ رب العزت نے کن صفات کی بناء پر عطا کیا تھا، اس سلسلے میں کامیاب ماں کی مصنفہ ہمشیرہ محمد صدیق احمد تحریر کرتی ہیں کہ دنیا میں سب سے مشکل کام ماں بننا ہے کیونکہ ماں بننے کے ساتھ ایک بہت اہم ذمہ داری بنت حواء پر آپڑتی ہے، اور ایک نسل نو کو سنوارنے کا طریقہ اس کے ذمے آجاتا ہے اور نیز اس کو اپنی بہت ساری خواہشات کی نفی کرنی پڑتی ہے۔ (۱۱)

ام فریحہ اپنی کتاب میں تحریر کرتی ہیں: ”آج کے دور میں مسلمان عورت اور تمام کائنات کی بنت حوا اس طرح زندہ رہ رہی ہے کہ اس کی زندگی میں سے اسلام کی علامات اور نشانیاں گم ہوچکی ہیں۔ یہ بنت حوا کی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ از سر نو ان خوبیوں کو خود میں دوبارہ اسی انداز میں پیدا کریں جس طرح وہ عہد نبوی ﷺ میں اور صحابہ کرامؓ و تابعین عظام کے دور میں مسلمان عورت میں پائی جاتی تھی۔ (۱۲)

اولاد کی تربیت کے چند درخشاں اصول:

اس فانی دنیا میں اللہ رب العزت کا ایمان کے بعد جو عطا کردہ دولت بڑی ہے وہ

اولاد کی نعمت ہوا کرتی ہے، لیکن آج دورِ حاضر میں والدین نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور امانت کی آبیاری میں خیانت کا مظاہرہ کیا اور نتیجہ آج ساری دنیا کے سامنے ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ ''جو بوؤ گے وہ کاٹو گے'' آج دورِ حاضر میں خصوصاً دنیائے اسلام میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسی قول کی نشاندہی کر رہی ہے، والدین پر یہ بات لازم ہے کہ جب اللہ رب العزت ان کو اولاد کا تحفہ عطا کریں تو ان کی پرورش و تربیت کے ضمن میں ان نکات کا خیال رکھیں:۔

۱۔ اولاد کو اللہ تعالیٰ کا انعام تصور کیجئے۔

۲۔ اس کی خوشی منایئے۔

۳۔ اولاد نہ ہو تو دعا کیجئے۔

۴۔ اولاد کی پیدائش کو بارگراں تصور نہ کیجئے۔

۵۔ اولاد کو ضائع کرنا بھیانک گناہ ہے۔

۶۔ پیدائش سے پہلے یا بعد میں اولاد کا ضائع کرنا دونوں جہاں کی تباہی ہے۔

۷۔ اولاد کا بہترین اسلامی نام تجویز کیجئے۔

۸۔ غلط نام رکھا گیا ہو تو اس کو تبدیل کر دیجئے۔

۹۔ اولاد کا عقیقہ کیجئے۔

۱۰۔ سب سے پہلے کلمہ کو سکھائے۔

۱۱۔ ماں اپنے بچے کو اپنا ہی دودھ پلائے۔

۱۲۔ بچوں کو بے جا ڈرانے سے پرہیز کیجئے۔

۱۳۔ اولاد کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیجئے۔

۱۴۔ چھوٹے بچوں سے پیار کیجئے۔

۱۵۔ اولاد کو دینی و مذہبی تعلیمات سے مزین و آشنا کیجئے۔ کیونکہ دینت ہی اصل کامیابی ہے۔

۱۶۔ ۷ برس سے نماز کا پابند بنانا اور سکھانا شروع کیجئے۔

۱۷۔ ۱۰ سال کی عمر میں اس کا بستر الگ کر دیجئے۔

۱۸۔ بچوں کے عیب کو دوسرے کے سامنے ظاہر نہ کیجئے۔

۱۹۔ بچوں کی اصلاح کا اور اخلاقی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔

۲۰۔ بچوں کو قرآنی قصے اور دینی واقعات کہانی کے انداز سے ذہن نشین کرایا جائے۔

۲۱۔ بچوں کو مغربی طرز کے لباس سے دور رکھا جائے۔

۲۲۔ بچوں کو مشرقی اور ہلکے لباس کا استعمال کرایا جائے۔

۲۳۔ بچوں کی غیر ضروری ضد سے اجتناب کیا جائے۔

۲۴۔ بچوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈلوائے۔

۲۵۔ لڑکی کی پیدائش پر بھی اللہ کا شکر ادا کیجئے۔

۲۶۔ اولاد کے ساتھ یکساں سلوک کیجئے۔

۲۷۔ لڑکی کی پیدائش پر بھی اللہ کا شکر ادا کیجئے۔

۲۸۔ لڑکیوں کی تربیت میں انتہائی خوش دلی کا مظاہرہ کریں۔

۲۹۔ بیٹی کو جائیداد میں سے متعینہ حصہ خوش اسلوبی سے ادا کیجئے۔

۳۰۔ بیٹا اور بیٹی کے درمیان کوئی تفریق نہ اختیار کیجئے۔

۳۱۔ اولاد کے لئے والدین دعا کرتے رہیں۔

ان چند مندرجہ بالا سنہرے اصول وضوابط کی روشنی میں اولاد کی تربیت کے امور انجام دیئے جائیں، تو اللہ رب العزت ان کو نیک اور صالح فرزند بناسکتے ہیں، اگر ہم نے اولاد کی تربیت اوران کی دیکھ بھال میں کوتاہی کا مظاہرہ کیا تو آج کا نتیجہ آپ سب دیکھ رہے ہیں، لہٰذا اپنی اولاد کی تربیت و پرورش میں کوئی کوتاہی برداشت نہ کی جائے، ورنہ دین و آخرت دونوں جہاں میں نقصان ہوگا، اور اللہ اپنی امانت واپس بھی لے سکتا ہے، جس طرح آج کل لے رہا ہے۔ اللہ فصل پیدا کرنا جانتا ہے تو اس کر کاٹنا بھی آتا ہے۔

مولانا محمد عمر پالن پوری اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

اولاد کو پاکیزہ اور دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کے لئے اپنی

تمام تر کوششیں وقف کر دیجئے اور اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے
بھی دریغ نہ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی ذمہ داری ہے۔ (۱۳)

تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

مفکرین کا کہنا ہے کہ جب بچہ دنیا میں آتا ہے تو وہ ایک سادہ کاغذ کے مانند ہوتا ہے اور والدین جو چاہیں اس پر نقش کر سکتے ہیں، لیکن اس بات میں زیادہ صداقت یہ ہے کہ زندگی عظیم اور نیک لوگوں کی ان ماؤں کے بطن ہی میں آتی ہے جو اللہ رب العزت کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتی ہیں، اللہ رب العزت اپنی کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ترجمہ: قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ رب العزت نے انسانوں کو
پیدا کیا ہے۔ (۱۴)

اسی طرح پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی،
یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

یہ حقیقت ہے کہ بچہ کی تربیت میں سب سے اہم کردار والدین کا ہوتا ہے، اولاد کا جو تحفہ نیک اور عظیم والدین کو ملتا ہے وہ ان کی مزید بہترین تربیت و کردار سازی کر کے اسے کامیاب و با اخلاق انسان بنا دیتے ہیں، غلط تربیت کر کے یا تربیت سے لاپرواہی کر کے اس کے بگاڑ کا سبب بنتے ہیں، جس طرح کے آج کا معاشرہ اپنی داستان سنا رہا ہے، امام غزالی رحمہ اللہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

بچہ والدین کے پاس اللہ رب العزت کی امانت ہے اس کا پاکیزہ دل ایک قیمتی جوہر ہے اگر بچے کو بھلائی کا عادی بنایا جائے، اور اچھی تربیت کے ساتھ تعلیم دی جائے تو بچہ اسی نہج پر پروان و پرورش پاتا ہے، اور دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کرتا ہے اگر بچے کو بری باتوں کا عادی بنایا جائے، یا اس کی تربیت و کردار سازی سے غفلت برتی جائے اور اسے جانوروں کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے تو بدبختی و بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے، آج کے حالات اور صورتحال اسی

بات کا مظہر ہے کہ والدین نے اپنی امانت کو بہتر طور پر نہیں استعمال کیا اور نتیجہ وہی برآمد ہوتا ہے کہ جب کسان بیج ڈال کر کھیت کی آبیاری نہ کرے تو اس کو اس کی بیج سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر کھیت پر محنت کرے گا، وقت پر پانی اور اس کا خیال رکھے گا تو وہ کھیت اس کو اس کی محنت کا بھرپور صلہ دے گا، اولاد کی مثال بھی اسی طرح ہے ہم والدین جس قدر اس کی بہتر آبیاری، تربیت اور کردار سازی کریں گے وہ اولاد نہ صرف والدین کو، وطن کو بلکہ انسانیت کو بڑا بن کر اپنی صلاحیتوں سے بہرہ مند کرے گی، آج کے والدین چند لمحوں کے لئے ان عظیم لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کریں، جنہوں نے اس دنیا میں لوگوں کی بھلائی اور ترقی کے لئے کام کئے۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ہمہ جہتی تربیت کے فرائض خلوص ولگن کے ساتھ انجام دیں، کیونکہ یہ بچے نہ صرف اللہ رب العزت کی امانت ہیں بلکہ ملک وقوم کا سرمایہ ہیں۔

ہم سب کو معلوم ہے کہ بچے ملک وملت اور مذہب ودین کے مستقبل کے معمار اور محافظ ہوتے ہیں، اس حوالے سے مولانا محمد عبدالمعبود اپنی کتاب ''عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم'' میں فرماتے ہیں:

> بچوں ہی نے بڑے ہوکر ملک وقوم کا انتظام وانصرام اپنے ہاتھ میں لینا ہوتا ہے اس لئے ان کی تعلیم وتربیت بے حد ضروری ہے اور سب سے مقدم ہے۔

سیدنا عروہ بن زبیرؓ نے اپنے بچوں کو کیسی قابل رشک اور لائق صد تحسین وصیت فرمائی تھی، آپ نے یہ حوالہ ''عیوان الاخبار جلد۲ صفحہ ۱۲۳ سے اخذ کیا ہے جس میں تحریر ہے:

> ''تم علم حاصل کرو، اگر آج قوم میں سب سے چھوٹے ہو تو کل دوسرے لوگوں میں علم کی برکت سے تم بزرگ بن جاؤ گے''۔ (۱۵)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> ''والد کی طرف سے اولاد کے لئے بہترین تحفہ علم وادب کا سکھانا ہے۔''

خلیفہ چہارم اور داماد رسول حضرت علیؓ (۶۰۰ء۔۶۶۰ء) کا ارشاد ہے:

''بچپن کی پڑھائی پتھر پر کھدائی ہے''

ایک اور جگہ بیان ہوتا ہے:

''بچپن میں علم حاصل کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش اور بڑھاپے میں علم حاصل کرنا پانی میں نقش کی طرح ہے''۔

چنانچہ سرکار دو عالم، محسن انسانیت، پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے نونہالوں اور امت کے پاسبانوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دی۔ قرآن کریم و حدیث اور فقہی مسائل کی تعلیم کے علاوہ عام ونوشت خواند کے جس سنہری دور کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوا تھا اس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کو اولیت حاصل تھی۔

زندگی کا چونکہ قرآن کریم کی رو سے ایک مقصد، ایک مدعا ہے اور ایک منشاء متعین ہے، لہٰذا ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس کو ابتدائی عمر سے آخری عمر تک درجہ بدرجہ ایک خاص قسم کی تعلیم اور ایک خاص قسم کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان خاص قسم کی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ لیکن یہ چیزیں دبی ہوئی ہوتی ہیں، جن کا وجود میں لانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک معاشرتی ذرائع اس بات کی سعی نہ کریں، کہ ان کو بروئے کار لاکر فرد کی شخصیت کی تکمیل کریں، اور معاشرے کی خدمت کے لئے اس کو تیار کریں۔ کائنات کا سارا ڈھانچہ اور کائنات کی ہر چیز جو زمین و آسمان میں موجود ہے وہ انسان کے لئے حصول علم کا ذریعہ بن جاتی ہے، کائنات کو سمجھے بغیر انسان اپنے کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔ کائنات کا سمجھنا فلسفہ اور سائنس کا محتاج ہے اسی لئے قرآن کریم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ حصول علم کے سلسلے میں حکمت کا علم بھی ضروری ہے۔

اولاد دونوں جہاں میں پھول ہے، جنت کا راستہ اولاد کی تربیت سے ہے، دور حاضر کے حالات اور صورتحال اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ مسلمان مائیں اپنی پہچان اور ماں کی ممتا

اور عظمت کو تلاش کریں، ماں اگر صحیح سمت میں گامزن ہوگی تو کائنات کے راز خود بخود افشاں ہوتے جائیں گے، ماں کو اپنی حیثیت اور مرتبے کا تعین کرنا ہوگا۔ ماں کو اپنا حقیقی کردار ادا کرنا ہوگا۔ ماں جب تک اللہ تعالیٰ کے احکامات، قرآن کریم کی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمات سے انحراف کرے گی، دھرتی ماں کے گناہ کو اس کے بیٹے کے خون سے وصول کرتی رہے گی، آج ماں کا بیٹا دوسرے ماں کے بیٹوں کے ہاتھوں اپنی زندگی ہار رہا ہے۔ ایک ماں کا بیٹا دوسری ماں کے بیٹے کے خون سے ہاتھ رنگین کر رہا ہے، ماں کی ممتا کو خبر ہی نہیں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے، اللہ رب العزت کی لاٹھی میں آواز نہیں ہے، مگر جب وہ حرکت میں آتی ہے تو کہیں زلزلہ نظر آتا ہے۔ کہیں سیلاب نظر آتا ہے اور کہیں بمباری و ٹارگٹ کلنگ کی وباء نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم کرنے کا اور موجودہ حالات سے خود کو بچانے کا واحد طریقہ اور راستہ یہی رہ گیا ہے کہ اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں کی توبہ واستغفار کریں اور اس سے بخشش کی پناہ مانگیں۔

اللہ رب العزت معاف کرنے والا ہے وہ اپنے بندوں کو ہدایت دینے والا ہے، گمراہی کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے منسلک ہو کر اپنی زندگی کے رات دن گزاریں، اپنے بچوں کو اخلاقی، اور مذہبی تعلیمات سے مستفید کریں۔ قرآن کی تعلیمات اور دینی علوم کے فیضان سے ان کے دلوں کو منور کریں، مغربی ثقافت اور غیر ملکی مہلک خطرناک ایجادات سے اپنے پھول کو بچائیں۔ کیونکہ اللہ دیکھ رہا ہے، جب ہم اپنے پھول کی بہتر دیکھ بھال نہیں کریں گے، تو کوئی پھول کا دشمن اس پھول کو (اولاد) نقصان پہنچا کر چلا جائے گا، اپنی بات اس دعا کے ساتھ ختم کر رہا ہوں کہ:

اے دور حاضر کی ماں — کہاں گم ہو گیا تیری عظمت کا نشان
کیوں ہے آج آدمی کا لہو ارزاں — غور کر دور حاضر کی امت کی ماں
کھو گیا ہے تیری عظمت کا نشان — منا لے اپنے رب کو اے ماں
ہو جائے گا وہ آدمیت پر مہربان — اے دور حاضر کی ماں ڈھونڈ لے اپنا نشاں

حواشی وحوالہ جات:

١۔ قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت ٣٠

٢۔ قرآن مجید، سورہ العصر

٣۔ عبداللہ، شیخ، انسان اپنی صفات کے ائینے میں، جھت السلام، لاھور، ص ١٥

٤۔ قرآن مجید، سورہ احزاب، آیت ٢١

٥۔ مختار، ڈاکٹر، حبیب اللہ، اسلام میں والدین کی تربیتی ذمہ داریاں، لاھور، نعمان کتب خانہ، ص ٢٣

٦۔ اقبال، کلیات اقبال، شمع بك یجنسی، لاھور

٧۔ ایضاً

٨۔ قرآن مجید، سورہ روم، آیت ٣٠

٩۔ قرآن مجید، سورہ تحریم، آیت ٦

١٠۔ مختار، ڈاکٹر، حبیب اللہ، اسلام میں والدین کی تربیتی ذمہ داریاں، لاھور، نعمان کتب خانہ، ص ٢٥

١١۔ محمد صدیق، ھمشیرہ، کامیاب ماں، ضیاء القرآن، لاھور، ٢٠٠٥ء، ص ٩٠

١٢۔ ام فریحہ، نیك ماؤں کا مثال کردار، ادارہ مطبوعات خواتین، لاھور، ص ١٥٠

١٣۔ محمد عمر، مولانا، پالن پوری، مدنی معاشرہ، کراچی، عائشہ جاپان اکیڈمی، ص ٦١

١٤۔ قرآن مجید، سورہ روم، آیت ٣٠

١٥۔ مختار، ڈاکٹر، حبیب اللہ، اسلام میں والدین کی تربیتی ذمہ داریاں، صمرنداء، نعمان کتب خانہ، لاھور